شاہ محمد عثمانی

سپاہی بھی سپہ سالار بھی

مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کی جدوجہد آزادیٔ وطن اور اقامت دین کے لئے رہی۔ مجلس احرار اسلام کے پلیٹ فارم سے انگریزوں سے معرکہ آراء رہے اور اس وجہ سے زندگی کا بیشتر حصہ قید و بند میں گزارا۔ جب جیل سے نکلتے تو ان کی شعلہ بیانی کی بدولت قصر حکومت میں زلزلہ آجاتا۔ وہ ملک کے طول و عرض میں سفر کر کے اپنی تقریروں سے لوگوں کے دلوں کو گرماتے اور پھر حکومت کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہ رہتا کہ انہیں بند کر دے۔ اس طرح یہ فقرہ ان کے مناسب حال ہے کہ ان کی آدھی زندگی جیل میں گزری اور باقی زندگی ریل میں۔

مولانا نے نہ صرف یہ کہ ہندوستان کی آزادی کے لئے جنگ کی بلکہ کشمیر کے پژمردہ مسلمانوں کو اٹھانے میں بھی انہوں نے زبردست حصہ لیا۔ جس وقت شیخ عبداللہ اندرون کشمیر میں مہاراجہ کی زبردست طاقت سے لڑ رہے تھے۔ اس وقت پنجاب اور دیگر صوبوں سے مولانا نے اپنی شعلہ بیانی کے ذریعہ ہزاروں رضا کار جمع کر کے کشمیر بھیجے۔ تاکہ مہاراجہ کی طاقت سے ٹکر لی جائے۔ مہاراجہ نے مجبور ہو کر حکومت ہند سے مدد طلب کی۔ حکومت ہند نے مدد تو کی اور اپنی فوج کشمیر کی سرحدوں کی حفاظت کے لئے بھیج دی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ایک کمیشن مقرر کر دیا۔ جسے ایجی ٹیشن کے اسباب پر اپنی رپورٹ پیش کرنی تھی۔ کمیشن نے رپورٹ دی کہ ریاست کے عوام کی حکومت میں کوئی آواز نہیں ہے۔ اور برطانوی ہند میں رفتہ رفتہ اصلاحات نافذ ہو رہی ہیں۔ ان کے اثر سے کشمیر کے عوام بھی خواہش مند ہیں کہ ان کے یہاں بھی اس طرح کی اصلاحات ہوں۔ چنانچہ برطانوی حکومت کے دباؤ سے کشمیر میں اصلاحات کی بنیاد پڑ گئی۔ اسی طرح شاہ جی نے اپنی پرزور کوششوں سے پاکستان میں قادیانیوں کا زور بھی توڑ دیا۔ پاکستان میں پہلے کے مقابلہ میں ان کے اثرات کم ہیں۔

اس از بر آرائی زبان و قلم میں مولانا اور ان کے رفقاء دار و رسن کی منزل کے قریب پہنچ گئے۔

آزادی سے پہلے ہندوستان میں مولانا کی شخصیت معروف اور مسلم تھی۔ وہ جہاں بھی پہنچ جاتے ان کے مخالفین بھی ان کی تقریر سننے آجاتے۔ وہ گھنٹوں بھی بولتے رہتے تو لوگ مسحور ہو کر سنتے رہتے۔ فیاض ازل نے گفتگو اور تقریر کی غیر معمولی قدرت سے انہیں نوازا تھا۔ مولانا ایک اجتماع میں پنجاب کے امیر شریعت منتخب ہوئے تھے۔ لیکن انکی ہنگامی زندگی نے ان کو موقع نہیں دیا کہ اپنی امارت کو منظم کریں۔ یہ ایک تقدیری بات تھی ورنہ امارت شرعیہ ہندوستان گیر پیمانہ پر بن چکی ہوتی۔ مولانا تھے تو پنجاب کے۔ لیکن ان کی نانہال پٹنہ سٹی میں تھی۔ انہوں نے اپنے لڑکپن کا حصہ اور عنفوان شباب تک کا زمانہ "گیا" میں گزارا۔ پٹنہ میں ان کے رشتہ دار اور "گیا" میں ان کے جاننے والے موجود تھے۔

مولانا کا حافظہ غضب کا تھا۔ ۱۹۳۰ء کا زمانہ تھا کہ وہ "گیا" آئے جامع مسجد پہنچ کر وہ تحیۃ المسجد پڑھنے لگے

سامنے ایک آدمی آ کے کھڑا ہوا جو بہت معمولی شکل و صورت اور معمولی لباس میں تھا۔ مولانا نے سلام پھیر کر اس سے معانقہ کیا اور کہا کہ آپ کو چالیس برس کے بعد دیکھا ہے۔ جب کہ انکا لڑکپن تھا۔

پاکستان بننے کے بعد مولانا کا تعلق ہندوستان سے نہیں رہا۔ لیکن ہندوستان کی آزادی کی تاریخ میں خان عبدالغفار خان، مولانا عبید اللہ سندھی کی طرح مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کے نام کو بھی بھلایا نہیں جا سکے گا۔

مولانا کو میں نے "گیا" میں قریب سے دیکھا تھا۔ انکی جرأت اور انگریزی حکومت کی مخالفت میں ان کی مجاہدانہ زندگی اور غیر مصالحانہ روش مجھ سے کہتی تھی کہ تو بھی نہ ڈر اور بے خطر اس آتش نمرود میں کود جا۔ مولانا نے جس طرح ساری زندگی جہاد آزادی میں گزاری اور مسلسل قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں اس کی نظیر آسانی سے نہیں مل سکتی ہے۔ وہ آزادی کی لڑائی کے سپاہی بھی تھے اور سپہ سالار بھی اور تنہا لشکر جرار بھی۔ ان کے نفس گرم کی تاثیر نے ہزاروں اشخاص کے دلوں میں آزادی کا جوش بھر دیا۔ اس دور کو دیکھنے والی نسل بھی اب تیزی کے ساتھ ختم ہوتی جا رہی ہے۔ رہے نام اللہ کا۔

"ٹوٹے ہوئے تارے" (صفحات ۱۳۶ تا ۱۳۸)

بخاری عید تمنا تیرے بیان میں ہے
کسی کی آنکھ میں جادو تیری زبان میں ہے

سچ کہا ہے کہنے والے نے کہ اردو زبان جب سے معروض وجود میں آئی ہے اس وقت سے لے کر آج تک سید عطاء اللہ شاہ بخاری جیسا خطیب اعظم پیدا نہیں کر سکی۔ اور مستقبل قریب میں بھی شاہ جی کی مثال کی کوئی امید نہیں ہے اور خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اسنے یہ زبان کا جادو اس شخص کو عطا فرمایا جو کہ عقیدہ اور مسلک کے اعتبار سے اکابر اہل السنت والجماعت کے صحیح ترجمان تھے۔ حضرت شاہ جی خود اپنی تقریروں میں ارشاد فرمایا کرتے کہ میں مسلک کے اعتبار سے چاہے وہ دینی ہو یا سیاسی حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن اور محدث العصر علامہ انور شاہ کشمیری کو اپنا امام مانتا ہوں۔ اور انہیں کے مسلک پر قائم ہوں اور اس پر مرمٹنے کے لئے تیار ہوں۔ مجھے عقیدہ اور مسلک جان سے زیادہ عزیز ہے۔ در حقیقت یہی وہ مسلک ہے جس کے تحفظ اور بقا کے لئے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی بہترین صلاحیتیں وقف کر دیں۔ اور جس پر ان کے متعلقین اور متوسلین اور اولاد و احفاد نے اپنی جانیں تک قربان کر دیں۔

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور رحمہ اللہ